دارالافتاء

شیخ الحدیث حافظ ثناء اللہ مدنی

شہید کے لئے نماز جنازہ

شیخ الحدیث جناب حافظ ثناء اللہ مدنی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

محترم! یہ تین سوالات درپیش ہیں جو صحیح تحقیق نہ ہونے کی وجہ سے میرے لئے بہت الجھ گئے ہیں لہٰذا آپ ان کی شرع متین کے حوالے سے دلیل کے ساتھ ہر مسئلے کی صحیح صورت واضح فرمادیں:

۱۔ نبی کریم ﷺ یا خلفائے راشدین میں سے کسی نے شہید معرکہ کا جنازہ پڑھا ہے یا نہیں؟

۲۔ آپ نے اپنے شاگرد عزیز مولانا خالد سیف شہید کا جنازہ نہیں پڑھا تھا، نہ پڑھنے کی کیا وجہ تھی؟

۳۔ کسی کا غائبانہ نماز جنازہ پڑھنے کی کون سی شرائط ہیں؟ نیز کسی شہید کے غائبانہ جنازہ کی اطلاع دینے کے لئے، اشتہار چھپوانے، بینرز لگوانے اور وال چاکنگ کرنے کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

مبشر علی (نائب خطیب)

جامع مسجد ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، لاہور

سائل نے جو سوالات کیے ہیں، ان کے بارے میں مندرجہ ذیل باتیں زیر غور رہیں تو مسئلہ کھل کر سامنے آجاتا ہے:

۱۔ شہید معرکہ کی نماز جنازہ شریعت میں ہے یا نہیں؟

۲۔ آج کل کشمیر وغیرہ میں شہید ہونے والوں کی غائبانہ نماز جنازہ کے جو اعلانات اشتہارات وغیرہ کے ذریعہ سے کیے جاتے ہیں کیا وہ شریعت کے منافی ہیں؟

۳۔ تحریک مجاہدین اسلام کے امیر مرحوم مولانا خالد سیف شہید کی نماز جنازہ کیوں نہ پڑھی گئی صرف دعاء پر اکتفاء کیوں کیا گیا تھا؟

سوال(۱) کا جواب: شہید معرکہ کے بارے میں نماز جنازہ اگرچہ اختلافی مسئلہ ہے لیکن اس بارے میں وارد تمام احادیث جمع کر کے دیکھا جائے تو راجح رائے یہی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے شہید معرکہ کی نماز جنازہ نہیں پڑھی۔ مختصر طور پر احادیث درجہ ذیل ہیں:

عن جابر بن عبد اللہ ؓ قال كان النبی ﷺ يجمع بين الرجلين من قتلى احد فی ثوب واحد ثم يقول ايهم اكثر اخذا للقرآن؟ فاذا اشير له الى احدهما قدمه فی اللحد وقال انا شهيد على هولاء يوم القيمة وامر بدفنهم فی دمائهم ولم يغسلوا ولم يصل عليهم (فتح الباری: ج ۳ ص ۲۰۹)

”نبی اکرم ﷺ شہداء احد کی تکفین کے لئے دو دو آدمیوں کو ایک کپڑے میں جمع کرتے تھے پھر پوچھتے کہ ان میں سے کس کو قرآن زیادہ آتا تھا پھر جس کے بارے میں بتایا جاتا، اسے لحد میں آگے رکھتے اور کہتے کہ میں قیامت کے دن ان لوگوں پر گواہ ہوں گا۔ اسی طرح آپ ؐ نے ان کی تدفین خون میں لتھڑے ہوئے کرنے کا حکم صادر فرمایا، انہیں غسل دیا گیا اور نہ ان کی نماز جنازہ پڑھی گئی“۔

اس کی تائید حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے بیان سے بھی ہوتی ہے کہ شہداء احد کو بغیر غسل خون میں لتھڑے ہوئے دفن کیا گیا تھا اور ان کی نماز جنازہ نہیں پڑھی گئی تھی۔ (احمد، ابو داوٗد، ترمذی) شہداء احد کے بارے میں نماز جنازہ کی عدم ادائیگی پر دلالت کرنے والی احادیث اتنی زیادہ ہیں کہ امام شافعیؒ نے انہیں متواتر قرار دیا ہے۔ (فتح الباری ج ۳ ص ۲۱۰ بحوالہ کتاب الام للشافعی)

خلافت راشدہ اور بعد کے ادوار میں شہدائے معرکہ کی نماز جنازہ کا رواج نہیں ہوا۔ کجا یہ کہ غائبانہ جنازہ ہو۔ امام ابن قیم فرماتے ہیں کہ (زاد المعاد: ج ۲ ص ۹۸)

”رسول کریمؐ نے احد کے شہداء پر نماز جنازہ نہیں پڑھی اور یہ بھی معروف نہیں کہ آپؐ نے دیگر غزوات میں اپنے کسی ساتھی شہید ہونے والے کی نماز جنازہ پڑھی ہو۔ اسی طرح بعد ازاں خلفائے راشدین اور ان کے ماتحت حکام کا طرز عمل رہا ہے

حاصل یہ ہے کہ مسلمانوں کو سنت رسولؐ اور خلفائے راشدین کو ہی اپنا رواج بنانا چاہئے۔

حنفیہ اور بعض حنابلہ جو شہید معرکہ کی نماز جنازہ کی مشروعیت کے قائل ہیں، ان کے دلائل کا جائزہ سطور ذیل میں ملاحظہ فرمائیں:

(۱) عن شداد بن الهاد ان رجلا من الاعراب جاء الى النبی ﷺ فامن به واتبعه

ثم قال اهاجر معک فاوصی به النبی بعد اصحابه فلما کانت غزوة غنم النبی ﷺ سبیا فقسم و قسم له فاعطاه اصحابه ما قسم له وکان یرعی ظهر هم فلما جاء دفعوه الیه فقال ما هذا قالوا قسم قسمه لک النبی ﷺ فاخذه فجاء به الی النبی ﷺ فقال ما هذا؟ قال قسمته لک قال ما علی هذا اتبعتک ولکنی اتبعتک علی ان ارمی الی ههنا و اشار الی حلقه بسهم فاموت فادخل الجنة فقال ان تصدق الله یصد قک فلبثوا قلیلا ثم نهضوا فی قتال العدو فاتی به النبی ﷺ یحمل قد اصابه سهم حیث اشار فقال النبی ﷺ اهو هو قالوا نعم قال صدق الله فصدقه ثم کفنه النبی ﷺ فی جبته ثم قدمه فصلی علیه فکان مما ظهر من صلوته: اللهم هذا عبدک خرج مها جرا فی سبیلک فقتل شهیدا- انا شهید علی ذلک (سنن نسائی مترجم: ج۱، ص ۲۲۳-۲۲۴)

" شداد بن ہاد سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی آدمی نبی اکرم ﷺ کے پاس حاضر ہو کر ایمان لایا اور آپ ؑ کا پیروکار بن گیا، پھر کہا کہ میں آپ ؑ کے ساتھ ہجرت کرتا ہوں۔ آپ ؑ نے اس کے بارے میں دھیان رکھنے کا ارشاد فرمایا پھر جب وہ معرکہ پیش آیا جس میں نبی اکرم ﷺ کو مال غنیمت حاصل ہوا تو آپ ؑ نے اس کا حصہ اسکے ساتھیوں کے ہاتھ دیا۔ کیونکہ وہ ان کے جانور چروایا کرتا تھا۔ جب صحابہ اسے غنیمت میں سے حصہ دینے کے لئے آئے تو اس نے پوچھا یہ کیسا مال ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ نبی اکرم ﷺ نے تجھے بھی مال غنیمت سے حصہ دیا ہے۔ چنانچہ وہ اسی حصہ کو لئے ہوئے اللہ کے رسول ﷺ کے پاس آیا، کہنے لگا کہ یہ مال کیسا ہے؟ آپ ؑ نے مال غنیمت میں سے حصہ دینے کی بات کہی تو کہنے لگا کہ میں اس بنا پر آپ ؑ کی پیروی نہیں کر رہا۔ بلکہ میں چاہتا ہوں کہ مجھے حلق میں تیر لگے اور موت آئے تو جنت میں داخل ہو جاؤں۔ آپ ؑ نے فرمایا: اگر تو اللہ سے مخلص ہے تو اللہ اسے سچ کردے گا۔ صحابہ تھوڑی دیر ٹھہرے پھر دشمن سے لڑنے کے لئے نکل کھڑے ہوئے۔ کچھ دیر بعد اس شخص کو اٹھائے ہوئے نبی اکرم ﷺ کے پاس حاضر ہوئے کہ اسے حلق میں ہی تیر لگا ہوا تھا۔ آپ ؑ نے فرمایا کیا یہ وہی شخص ہے۔ صحابہ نے ہاں میں جواب دیا۔ آپ ؑ نے فرمایا وہ اللہ سے مخلص تھا اور اللہ نے سچ کردیا۔ پھر آپ ؑ نے اسے اپنے چوغے میں کفن دیا اور آگے رکھ کر نماز جنازہ پڑھی۔ جس میں یہ الفاظ بھی کہے:

> "اے اللہ، یہ تیرا بندہ تیرے رستے میں ہجرت کرتے ہوئے نکلا
> پھر شہادت حاصل کی، میں اس پر گواہ ہوں"

جواب: امام بیہقی نے صحیح متواتر احادیث کے بالمقابل اس دیہاتی کی نماز جنازہ کے بارے میں

مروی حدیث کے بارے میں یہ احتمال پیش کیا ہے کہ اس کی وفات معرکہ کے بعد ہوئی تھی، اسی لئے اس کی نماز جنازہ پڑھی گئی۔ (مرعاۃ المفاتیح ج ۲ ص ۴۸۶)

اس کی تائید اس قرینہ سے بھی ہوتی ہے کہ رسول ﷺ معرکہ کے بعد مال غنیمت بھی تقسیم کرچکے تھے، پھر اس کی شہادت ہوئی ہے۔

(۲) عن عقبة بن عامر ان النبی ﷺ خرج یوما فصلی علی اهل احد صلوته علی المیت ثم انصرف الی المنبر فقال انی فرط لکم وانا شهید علیکم وانی والله لانظر الی حوضی الان وانی اعطیت مفاتیح خزائن الارض او مفاتیح الارض وانی والله ما اخاف علیکم ان تشرکوا بعدی ولکن اخاف علیکم ان تنافسوا فیها (فتح الباری ج ۳ ص ۲۰۹)

"عقبہ بن عامر سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ ایک دن باہر آئے اور آپ نے احد میں شہید ہونے والوں پر وہی نماز پڑھی جو میت پر پڑھی جاتی ہے پھر آپ نے منبر کی طرف رخ کیا ...... الخ"

یہاں حنفیہ کی رائے کے مطابق اگرچہ ترجمہ "شہداء احد پر نماز جنازہ پڑھنے" کا کیا گیا ہے لیکن "صلاۃ علی" کا مفہوم صرف نماز جنازہ نہیں ہوتا بلکہ دعاء بھی ہوتا ہے جیسا کہ قرآن مجید میں ہے ﴿ وَصَلِّ عَلَيۡهِمۡ إِنَّ صَلَاتَكَ سَكَنٞ لَّهُمۡ ﴾ (سورہ توبہ) —— یعنی نبی اکرم ﷺ کو صدقہ دینے والوں پر دعاء خیر کی تلقین کی گئی ہے اس آیت میں وارد "صل علیہم" کے الفاظ سے کسی کے نزدیک بھی نماز جنازہ مراد نہیں لہٰذا یہ کہنا غلط ہے کہ "صلاۃ علی" کی اصطلاح نماز جنازہ کے لئے مخصوص ہو گئی ہے۔

واضح رہے کہ مذکورہ حدیث میں جس نماز یا دعاء کا ذکر ہے وہ واقعہ متفقہ طور پر جنگ احد کے تقریباً آٹھ سال بعد کا ہے، اس لئے وہاں مراد نماز جنازہ نہیں بلکہ وہی الفاظ دعاء ہیں جو عموماً نماز جنازہ میں پڑھے جاتے ہیں اس کی تائید حدیث مذکورہ میں وارد ان الفاظ سے بھی ہوتی ہے کہ اس دعاء کے بعد رسول اللہ ؐ نے منبر کا رخ کیا جو اس بات کی دلیل ہے کہ واقعہ مسجد نبوی کا ہے نہ کہ مقام احد پر جاکر نماز پڑھنے کا۔

(۳) ان صحیح احادیث کے علاوہ بعض دیگر روایات حضرت حمزہ ؓ کی بہتر (۷۲) مرتبہ نماز جنازہ پڑھنے کے بارے میں ذکر کی جاتی ہیں جن کے ساتھ ان روایات کو ملایا جائے جن میں شہداء احد

کی نماز جنازہ میں نو نو یا دس دس اکٹھے شہداء کی نماز جنازہ کا ذکر ہے تو بات یہی کھلتی ہے کہ حضرت حمزہ کی بہتر (۷۲) مرتبہ نماز جنازہ والی روایت درست نہیں کیونکہ کل شہداء احد ہی بہتر (۷۲) تھے حالانکہ اس طرح لازم آئے گا کہ شہداء احد سینکڑوں کی تعداد میں ہوں۔ نیز جو لوگ عقبہ بن عامرؓ کی صحیح بخاری والی روایت سے آٹھ سال بعد نماز جنازہ ثابت کرتے ہیں، ان کو غور کرنا چاہئے کہ شہدائے احد کی معرکہ سے متصل نماز جنازہ والی روایات کی کیا حیثیت رہ جاتی ہے؟ اہل مدینہ، امام شافعی اور بیہقی نے ایسے تمام معارضات نقل کرکے شہید کی نماز جنازہ کی بجائے دعائے خیر کا مسلک اختیار کیا ہے اور وہی راجح ہے۔

اہل حدیث کو تمام احادیث جمع کرکے صحیح مسلک اختیار کرنا چاہیے۔ احادیث کا ٹکراؤ پیدا کرکے اپنا مطلب نکالنا درست نہیں۔

سوال (۲) کا جواب: آج کل بعض جماعتیں اپنے مخصوص گروہی مقاصد کے لئے کشمیر وغیرہ میں شہید ہونے والوں کی غائبانہ نماز جنازہ کے لئے وہ تمام اشتہاری وسائل اختیار کرتی ہیں جو سیاستدان انتخابی سیاست میں استعمال کرتے ہیں حالانکہ کسی کی موت پر یہ انداز اعلان اس جاہلیت کی مذموم نعی (موت کا اشتہار دینا) میں شامل ہے جس کی ممانعت احادیث میں صراحتاً آئی ہے۔ حضرت حذیفہؓ اسی احتیاط کے پیش نظر موت کی اطلاع اقرباء تک کو بھی نہ دیتے تھے کہ کہیں نعی نہ بن جائے۔ کسی کی موت کی خبر کی حد تک اس کے رشتے داروں اور قریبی احباب کو اطلاع دینے کا جواز تو موجود ہے لیکن اس طرح کی اشتہار بازی شریعت میں سخت ناپسندیدہ ہے۔ غائبانہ نماز جنازہ کے بارے میں اگرچہ دلائل کا رجحان جواز کی طرف ہی ہے لیکن اگر نعی کی مذکورہ بالا صورت دیکھی جائے تو ایسے غائبانہ نماز جنازہ کی بھی حوصلہ شکنی ہونی چاہئے۔ شریعت کے مسائل میں مقاصد شریعت کی بڑی اہمیت ہے۔ فتویٰ ان کی روشنی میں ہی دیا جانا چاہئے۔

سوال (۳) کا جواب: مرحوم مولانا خالد سیف شہیدؒ کی شہادت قابل رشک تھی، ان کی میت بھی جامعہ رحمانیہ لاہور میں پہنچ گئی تھی۔ اس موقعہ پر ہائی کورٹ کے کئی جج اور دیگر اہم شخصیات موجود تھیں۔ سنت کے مطابق ان کو نہ تو غسل دیا گیا اور نہ ان کی نماز جنازہ پڑھی گئی۔ احباب کے اکٹھے ہونے کی بنا پر دعاء کرلی گئی تھی۔

انسان کی موت برحق ہے اور [illegible] بھی تمام رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کی

شہادت پر کبھی خوشی نہیں منائی بلکہ جعفر طیارؓ کے حادثہ کے بعد ایک عرصہ تک آپ کے چہرے پر غمی کے آثار نمایاں رہے۔ جو لوگ شہداء کی موت پر خوشیاں مناتے ہیں، انہیں غور کرنا چاہئے کہ آج اگر کسی دوسرے کا بھائی بیٹا شہید ہوا تو کل یہی واقعہ ان کے ساتھ بھی پیش آسکتا ہے، ان کا ایمان نبی ﷺ اور ان کے صحابہ سے زیادہ نہیں ہے کیونکہ موت کا صدمہ ایک فطری امر ہے۔ انما یرحم اللہ من عبادہ الرحماء مذکورہ بالا نکات کی روشنی میں ہمارا طرز عمل درست سمت نہیں جارہا، اس سے اجتناب کرنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے حال پر رحم فرمائے۔ آمین!

* * *

○ مولانا خالد سیف ادارہ "محدث" سے منسلک تعلیمی ادارہ جامعہ لاہور الاسلامیہ (رحمانیہ) کے فیض یافتہ تھے۔ جامعہ سے فراغت کے بعد ایک عرصہ انہوں نے اپنی جملہ توانائیاں اس ادارے کی تعمیر وترقی کے لئے صرف کیں۔ آپ کم و بیش عرصہ پانچ سال تک جامعہ ہذا کے مدرس اور ناظم دفتر بھی رہے۔ "محدث" کو بھی ان کا تعاون حاصل رہا۔ جس محنت اور خلوص سے آپ نے جامعہ کے طلباء کی تربیت اور ادارہ کی خدمت کی وہ جامعہ کی تاریخ کا ایک حصہ ہے۔ شیخ الحدیث حافظ ثناء اللہ مدنی کے آپ شاگرد خاص تھے۔

جہاد افغانستان کے زمانہ میں آپ نے طلباء مدارس دینیہ میں علمی اور عملی جہادی تحریک بپا کرنے کے لئے بھی بڑی محنت کی۔ "تحریک مجاہدین اسلام" کے نام سے نوجوانوں کا یہ پلیٹ فارم اولین جہادی سرگرمیوں کا مرکز رہا۔ حتیٰ کہ اس کی تعمیر و ترقی میں اس کے امیر کا اپنا خون بھی شامل ہوگیا۔ آپ رمضان المبارک ۱۴۱۰ھ میں جلال آباد کے محاذ پر سینے پر گولی کھا کر شہادت پاگئے۔ شہادت کے بعد آپ کا جسد خاکی، اسی مادر علمی میں لایا گیا جہاں سے آپ نے فکر و عمل کی غذا پائی تھی اور صغر سنی میں یہاں تحصیل علم کے لئے تشریف لائے تھے۔ واقعہ یہ ہے کہ آپ کے جسم سے اٹھنے والی خوشبو اور آپ کے پرنور چہرے پر چھائی رونق نے بہت سوں میں شہادت اور جہاد کا ایک شدید جذبہ بیدار کردیا۔

اللھم ارزقنا شھادۃ فی سبیلک!! (محدث)